السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک لڑکی نے مسمات الف کا دودھ فقط ایک دفعہ چند قطرے پیئے کیا مسمات الف کا بیٹا مذکورہ لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیئے کہ مسمات الف کا بیٹا مذکورہ لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔

باقی بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ نکاح نہیں ہوگا کیونکہ یہ لڑکی دودھ شریک بہن ہوئی ان لوگوں کا کہنا ہے کہ جس بچے نے بھی ایک گھونٹ پی لیا تو وہ بچہ اس عورت کی اولاد کا دودھ شریک بھائی بن جائے گا۔ حالانکہ ان کے پاس کوئی بھی ثبوت نہیں ہے صرف عقل وقیاس پر چلتے ہیں جب نبی کریم ﷺ سے صحیح اور واضح روایت موجود ہے تو پھر محض قیاس آرائیاں کس طرح صحیح ہوں گی۔

کوئی بھی بچہ اس وقت تک دودھ شریک بھائی ہوگا جب ایک سے لے کر پانچ مرتبہ تک دودھ چوس کر پیئے۔ جس طرح صحیح حدیث میں موجود ہے۔

((عن عائشة رضی اللہ عنہا انہا قالت کان فیما أنزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرم ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی فیما یقرأ من القرآن)) صحیح مسلم: کتاب الرضاع 'باب التحریم بخمس رضعات 'رقم الحدیث: ٣٥٩٧.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قرآن پاک میں پہلے دس مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت کرنے کا حکم نازل ہوا تھا۔ پھر یہ منسوخ ہوا اور اس کے بدلے پانچ مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت کرنے کا حکم مقرر ہوا۔ رسول اکرم ﷺ

کی وفات تک یہی پانچ مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہونے کا حکم قرآن سے پڑھا جاتا رہا ہے۔''

جبکہ دوسری جگہ فرمایا ہے:

((لاتحرم المصة والمصتان)) صحیح مسلم: رقم الحدیث: ٣٥٩٠.

''یعنی ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔''

توان احادیث صحیحہ کو چھوڑ کر اگر عقلی بات پر چلا جائے گا تو وہ بات گمراہی کے گڑھے میں گرائے گی۔ اگر اس طرح کی بات ہوتی تو رسول اللہ ﷺ ضرور ہمیں سکھاتے جب کہ ہمیں حکم ہے کہ:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (الحشر: ٧)

''جو کچھ تمہیں رسول دیں اسے لو اور جس سے تمھیں وہ منع کریں اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالی سخت عذاب والا ہے۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 445

محدث فتویٰ